اور ضخیم ذخیرہ تیار کیا تھا۔ انتہائی ضخامت کے سبب اس کے دو حصے کئے گئے تھے۔ پہلے حصے سے خلاصہ در خلاصہ مواد منتخب کر کے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا ہے اور اصل مصنف کی ہر موضوع سے متعلق تشریح وتفصیل کو اکثر و بیشتر حذف کر دیا ہے۔ چنانچہ موجودہ صورت میں یہ قرآنی آیات اور بخاری ومسلم کی احادیث کا ایک مفصل مجموعہ اور فہرست ہے۔ بہت سے موضوعات ایسے ہیں جہاں بحث وتمحیص اور تفصیل کی خاص تشنگی محسوس ہوتی ہے۔ خصوصاً برصغیر میں پائے جانے والے مخصوص سیاسی، سماجی حالات میں بہت کچھ سمجھانے کی ضرورت ہے بطور ڈائری یا یادداشت یا نوٹس قرآن آیات اور احادیث کی طویل فہرست کا سامنے آجانا کافی نہیں سمجھا جاسکتا۔ مزید برآں مصنف کی بعض آرا سے تبصرہ نگار کا اتفاق ضروری نہیں۔

بہر حال اختصار کے باوجود مدبر کے نزدیک کتاب کا سب سے قیمتی حصہ اور عہد حاضر کے حالات میں مفید تر، باب ششم ہے جس کا عنوان ہے جنس تعلیم وثقافت۔ اس کی تین فصلیں ہیں: پہلی جنس لطف اندوزی کی شرعی اجازت، دوسری فصل جنس لطف اندوزی کے آداب اور تیسری فصل شادی اور لطف اندازی کے باب میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہے۔ راقم الحروف کے نزدیک اس باب کے یہی ۴۰ صفحات جنسی ومعاشرتی افراط وتفریط اور بے راہ روی سے بچاؤ کے لئے مشعل راہ اور باعث اصلاح ثابت ہوسکتے ہیں۔

نام کتاب: آں حضرت کی تعلیمی پالیسی

مولف: پروفیسر ڈاکٹر محمد گجر خان غزل کاشمیری

ناشر: شعبہ نشر واشاعت، اقراء تدریب الاطفال (ٹرسٹ) سانده خورد۔ لاہور

صفحات: ۲۸۰

قیمت: ۱۵۰/روپے

تبصرہ نگار: مولانا محمد وسیم راؤ۔ کراچی

زیر نظر کتاب جامعہ اسلامیہ بہاول پور کے شعبہ اسلامیات کے ریٹائرڈ پروفیسر جناب محمد گجر خان صاحب کا پی ایچ۔ڈی کا تحقیقی مقالہ ہے، یہ مقالہ انہوں نے جامعہ اسلامیہ بہاولپور ہی سے ۱۹۹۲ء میں تیار کیا، اور اس پر ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی، تاہم اس کی اشاعت ۱۳ سال بعد ۲۰۰۶ء میں کی گئی۔

مولف اس کتاب کے علاوہ کم از کم ۲ درجن مضامین بھی تحریر کر چکے ہیں جو مختلف جرائد ورسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ پی ایچ۔ڈی کے بعد بھی مولف ۱۳ سال تک جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں بطور

پروفیسر تدریس و تحقیق کے کام سے منسلک رہے، لیکن یہ دیکھ کر حیرت ہو رہی ہے کہ اتنے عرصے بعد بھی انہوں نے اپنا مقالہ جوں کا توں شائع کیا ہے، حالانکہ مزید ۱۳ سال کے تجربات و مشاہدات اور تحقیقات سے اس مقالے کی بہتری اور مواد کے اضافے کے لئے کام لینا چاہئے تھا۔ کیوں کہ اس مقالے کی حیثیت ایک طالب علمانہ کوشش ہی کی سی ہے، نہ کہ عالمانہ نگارش کی۔

ہمارے خیال میں تعلیمی پالیسی پر بحث و گفتگو اور تحقیق و جستجو دراصل ایجوکیشن کے مضمون کا موضوع ہے نہ کہ اسلامیات کے مضمون کا۔ اسی لئے مقالے میں تحقیق کار کی کوشش جابجا مجہول سی ہے، اور کئی جگہ تحقیق کار اپنا مدعا اور موقف شاید اسی وجہ سے واضح نہیں کر پا سکے کہ وہ ایجوکیشن کے معیار تحقیق کو سامنے نہیں رکھ سکے۔ اس کے علاوہ دیباچے میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس موضوع پر پہلے سے تحریریں موجود نہیں، حالاں کہ خود تحقیق کار جن کتب سے استفادہ کر رہے ہیں وہ اس موضوع پر مکمل مواد سے لبریز ہیں۔ مثلاً عبدالحی الکتانی کتاب التراتیب الاداریہ سے جابجا اس مقالے میں استفادہ کیا گیا ہے اور یہ کتاب اس موضوع پر خود ایک جامع حیثیت کی حامل ہے۔ جب کہ خود بخاری شریف کی کتاب العلم اس موضوع پر نہ صرف گائیڈ لائن مہیا کرتی ہے بلکہ ایک مکمل دستاویز ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر حمید اللہ نے خطبات بہاولپور میں تعلیم کے موضوع کو مفصل انداز میں سمیٹا ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح خدوخال ترتیب کے ساتھ بیان کئے ہیں۔

تحقیق کار نے جدید ماہرین اور اداروں سے جو تقابل پیش کیا ہے وہ بھی محض چند مثالوں تک محدود ہے۔ حالانکہ اس کا دائرہ بہت وسیع ہے اور اس پر طویل بحث کی ضرورت تھی۔

اس قسم کے مقالہ جات کو دیکھ کر جامعات کے تحقیقی کام اور اس کے معیار پر بھی سوالیہ نشان اٹھتا ہے، اول تو کسی عنوان کو اس کے مضمون سے ہٹ کر کیوں موضوع تحقیق بنایا جاتا ہے؟ اور دوسرے کم معیاری تحقیقات کو ڈاکٹریٹ کے لئے کیوں قبول کیا جاتا ہے؟

کتاب کا ٹائٹیل موزوں ہے اور کاغذ اچھا استعمال کیا گیا ہے۔ تاہم پروف کی غلطیاں جابجا ہیں۔

نام کتاب: محمد ﷺ

تالیف: گونسٹن ویرژیل گیورگیو

ترجمہ: عبدالصمد صارم الازہری

ناشر: اردو کتاب گھر، اردو بازار لاہور